72443 ـ فوت شده دادا جان کے گھر آکر لوگ وہاں کے پانی سے تبرک حاصل کرتے ہیں

سوال

میرے ایک دوست کا دادا جن نکالنے میں معروف تھا، میرا اعتقاد ہے کہ وہ ان کے ساتھ شریعت اسلامیہ کے مطابق عمل نہیں کرتا تھا واللہ اعلم کیونکہ میرے دوست نے جو کچھ مجھے بتایا ہے کہ اس کا دادا نماز ادا نہیں کرتا تھا، اور اب اس کے دادا کے فوت ہو جانے کے بعد اس کی رہائش گاہ پر آکر برکت حاصل کرتے ہیں، اور اس گھر کے ایک کونے میں لگی ہوئی ٹونٹی سے پانی لے کر جاتے ہیں کہ یہ پانی بابرکت ہے، اور اس ٹونٹی کے پاس کچھ مال بھی چھوڑ جاتے ہیں.
سوال یہ ہے کہ: میرے دوست کو آپ کی کیا نصیحت ہے، کیا اسے یہ ٹونٹی ختم کر دینی چاہیے یا وہ کیا کرے، اور کیا اس ٹونٹی کے پاس پڑا ہوا مال اس کے لیے حرام ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

انبیاء کے علاوہ کسی اور کے آثار سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں چاہے صالحین کا تبرک ہو یا طالحین کا، اللہ تعالی سے عافیت کے طلبگار ہیں، لیکن پھر لوگوں کا ایسے شخص سے تبرک حاصل کرنا جو بے نماز ہو شدید جہالت اور غظیم غفلت کی نشانی ہے، اور اس بات کی دلیل ہے کہ لوگوں کو گمراہی سے نجات دلانے کے لیے صحیح عقیدہ کی تعلیم دینے کی ضرورت ہے.

انبیاء کے علاوہ کسی اور شخص کے آثار سے تبرک حاصل نہ کرنے کی دلیل یہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی سے منقول نہیں کہ کسی نے ابو بکر صدیق، یا عمر فاروق، یا کسی اور صحابی سے تبرک حاصل کیا ہو، اور اگر اس میں کوئی بھلائی اور خیر ہوتی تو وہ لوگ اس میں سبقت لے جاتے.

شاطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد صحابہ کرام میں سے کسی ایک کے سے بھی یہ چیز ثابت نہیں، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں اپنے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ کے خلیفہ بھی تھے سے افضل کسی اور کو نہیں چھوڑا، اور ان کے ساتھ اس طرح کی کوئی چیز نہیں کی گئی،

اور نہ ہی عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ، جو کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد افضل شخص تھے، اور پھر اسی طرح ان کے بعد عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور پھر ان کے بعد علی رضی اللہ تعالی عنہ کی افضلیت ہے، اور ان کے بعد باقی سب صحابہ کرام جن سے افضل امت میں اور کوئی شخص نہیں.

پھر کسی صحیح اور معروف طریق سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان میں سے کسی ایک نے بھی کسی بھی طریقہ سے ان سے تبرک حاصل کیا ہو، بلکہ انہوں نے تو افعال اور اقوال اور سیرت جس پر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کی اس پر ہی اقتصار کیا تو اس طرح یہ ان سب اشیاء کو ترک کرنے پر ان کا اجماع ہوا " انتہی.

ماخوذ از: الاعتصام (1 / 482).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کے علاوہ کسی بھی شخص کے آثار سے تبرک حاصل نہیں کیا جا سکتا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی ان کے آثار سے تبرک حاصل کیا جاسکتا ہے، اسی طرح اگر ان کے کوئی آثار باقی ہوں تو ان کی وفات کے بعد بھی ان سے تبرک حاصل کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس چاندی کا ایک برتن تھا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ایک بال مبارک تھے جس سے مریض کا علاج کیا جاتا تھا، جب کوئی مریض آتا تو ان بالوں پر پانی ڈال کر اسے حرکت دیے کر مریض کو پانی دیتی تھیں.

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کی تھوک، یا پسینہ، یا کپڑے، یا کسی اور چیز سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں، بلکہ یہ حرام اور شرک کی ایک قسم ہے " انتہی.

ماخوذ از: مجموع الفتاوی (2 / 107).

دوم:

آپ کے دوست پر دو چیزوں پر عمل کرنا ضروری اور واجب ہے:

پہلی:

وہ لوگوں کو اس ممنوع تبرک سے بچنے کا کہے، اگر وہ اس کی استطاعت اور بہتر طریقہ اختیار کر سکتا ہو، وگرنہ وہ اس سلسلے میں اہل علم سے معاونت لے سکتا ہے تا کہ وہ لوگوں کو حق کی راہنمائی کریں، اور انہیں صحیح چیز بتائے اور غلط اور فاسد قسم کے اعتقادات سے بچائے جو انہیں شرک و بدعت کی طرف لے جانے کا باعث ہوں.

دوسری:

وہ یا تو اس ٹونٹی کو ختم کر کے یا پھر اس کا پانی بند کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کرے، اور اس سلسلے میں اس کے لیے عمر رضی اللہ تعالی عنہ قدوہ اور نمونہ ہیں جب انہیں علم ہوا کہ حدیبیہ کے مقام پر موجود درخت کے قریب لوگ نماز ادا کرنے لگے ہیں تو انہوں نے اس درخت کو ہی کٹوا دیا.

شاطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اور ابن وضاح کہتے ہیں کہ میں نے اہل طرطوس کے مفتی عیسی بن یونس سے سنا وہ بیان کہہ رہے تھے کہ:

" عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس درخت کو کاٹنے کا حکم جاری کیا جس کے نیچے بیٹھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کی تھی؛ کیونکہ لوگ وہاں جاکر اس درخت کے نیچے نماز ادا کرنے لگے تو انہیں فتنہ کا خدشہ لاحق ہوا " انتہی.

ماخوذ از: الاعتصام بالکتاب والسنة (1 / 448).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ابن سعد کے ہاں صحیح سند کے ساتھ نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو علم ہوا کہ کچھ لوگ جا کر درخت کے نیچے نماز ادا کرتے ہیں تو انہوں نے انہیں وعید پلائی اور پھر اس درخت کو کاٹنے کا حکم جاری کر دیا " انتہی.

فتح الباری (7 / 513).

سوم:

جو مال وہ یہاں سے حاصل کر چکا ہے اس میں تو کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ وہ ایسا مال ہے جو لوگوں نے اپنی رضامندی سے خرچ کیا ہے، اور اس کا کوئی مالك نہیں تو اسطرح اس کے لیے وہ مال لینا جائز ہوا، لیکن اس کے لیے یہ مال حاصل کرنے کے لیے اس برائی کا انکار نہ کرنا اور اسے برقرار رکھنا جائز نہیں، بلکہ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اسے وہی کرنا لازم ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے اس برائی کی وضاحت اور بیان کرے اور اسے ختم کر دے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں اولیاء اور صالحین کے لیے نذر مانی گئی اشیاء سے استفادہ کرنے کے متعلق درج ہے:

.... اور اگر اولیاء اور صالحین کے لیے نذر مانی ہوئی اشیاء ذبح کردہ جانور کے علاوہ کچھ اور ہوں مثلا روٹی،

کھجور، چنے، حلوہ اور مٹھائی وغیرہ جیسے کھانے کی حلت ذبح پر موقوف نہیں ہوتی، اس لیے لوگوں میں اس کی تقسیم نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ایسا کرنے میں اس بدعت کی ترویج اور نشر واشاعت، اور اس شرك میں مشارکت اور اس کے اقرار میں شامل ہوتی ہے.

لیکن یہ اس کے حکم میں آتی ہے جس سے مالك نے اعراض کر کے اسے چھوڑ دیا ہے کہ جو چاہے اسے لے جائے، تو اس لیے جو بھی اسے جائے اس پر کوئی حرج نہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (23 / 227).

واللہ اعلم .